جنت کی بہاریں

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار مرتبہ دُرود شریف پڑھے گا، وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنّت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔ (الترغیب والترھیب، حدیث، کتاب الذکر والدعا، الترغیب فی اکثر الصلاۃ علی النبی، ۳۲۶/۲، حدیث 2590)

منتظر ہیں جنتیں اس کے لیے
وِرد ہے جس کا ثنائے مُصْطَفٰے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

www.dawateislami.net

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورتاً سِمٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مصَافَحہ اور اِنفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل ،آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (ترجَمۂ کنز الایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَةً** یعنی ''پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مشکل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا ❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطر حَتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نعمتوں کی ایک جھلک:

www.dawateislami.net

حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ بن مرحوم عطّار علیہ رحمۃ اللہ الغفار فرماتے ہیں: ''ایک نیک سیرت لونڈی حضرتِ سَیِّدَتُنا رابعہ عدویہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی خدمت میں رہا کرتی تھی۔ اس لونڈی نے مجھے حضرتِ سَیِّدَتُنا رابعہ عدویہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی عبادت وریاضت کے بارے میں بتایا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ساری ساری رات نماز میں مشغول رہتیں۔ جب صُبح صادِق ہوتی تو تھوڑی دیر کے لئے اپنے مُصلّے پر لیٹ جاتیں اور جب ہلکا ہلکا اُجالا ہونے لگتا تو فوراً اُٹھ کھڑی ہوتیں اور اپنے نفس کو مخاطب کر کے کہتیں: ''اے نفس! تُو اس ناپائیدار دُنیا میں کب تک سوتا رہے گا؟ آج کچھ دیر جاگ لے، کچھ نیک اَعمال کرلے، پھر قبر میں خُوب میٹھی نیند سوجانا، وہاں تجھے قیامت تک کوئی نہیں جگائے گا، عمل یہاں کرلے آرام وہاں کرنا۔

جاگنا ہے جاگ لے اَفلاک کے سائے تلے
حشر تک سوتا رہے گا خاک کے سائے تلے

پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا دوبارہ عبادت میں مشغول ہوجاتیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے پُوری زِندگی اسی طرح عبادت وریاضت میں گزاری۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی وفات کا وقت قریب آیا تو مجھے بُلا کر فرمانے لگیں: ''میری موت کی وجہ سے مجھے اَذِیَّت نہ دینا یعنی میرے مرنے کے بعد چیخ وپُکار نہ کرنا اور اسی اُون کے جُبّے میں میری تکفین کرنا۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی وفات کے بعد ہم نے آپ کو اُسی جُبّہ میں کفن دیا جس کی آپ نے وصیّت فرمائی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی وفات کے تقریباً ایک سال بعد میں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کو خواب میں دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا جنّت کے اَعلیٰ درجوں میں ہیں اور آپ نے سبز ریشم کا بہترین لباس زیبِ بدن کیا ہوا ہے اور سبز ریشم کا دوپٹہ اَوڑھا ہوا ہے، خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے کبھی ایسا خُوبصورت لباس نہیں دیکھا جیسا آپ نے پہنا ہوا تھا۔

www.dawateislami.net

پھر میں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا سے پُوچھا: "اے رابعہ ! آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے اُس جُبے کا کیا ہوا جس میں ہم نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کو کفن دیا تھا ؟" تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم ! وہ لباس مجھ سے لے لیا گیا اور اس کی جگہ یہ بہترین لباس مجھے عطا کیا گیا ہے جسے تم دیکھ رہی ہو، اور میرے اُس جبے کو لپیٹ کر اس پر مہر لگادی گئی اور اسے مَقامِ عِلِّیِّین میں رکھ دیا گیا ہے تاکہ قِیامت کے دن اس کے بدلے مجھے ثواب عطا کیا جائے۔" میں نے پُوچھا: "آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کو اور کیا کیا نعمتیں عطا کی گئیں ؟" آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا فرمانے لگیں: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نیک بندوں کے لئے جو نعمتیں تیار کر رکھی ہیں، وہ بیان سے باہر ہیں۔ تم نے تو ابھی ان نعمتوں کی ایک جھلک ہی دیکھی ہے، اس کے علاوہ نہ جانے کیا کیا نعمتیں اُس نے اپنے اَولیاء کے لئے تیار کر رکھی ہیں۔

پھر میں نے عرض کی: "مجھے کسی ایسے عمل کے مُتَعَلِّق بتادیجئے جس کے ذریعے مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب اور اس کی رِضا نصیب ہو جائے۔" تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے فرمایا: "کثرت سے ذِکْرُ اللہ کرو، ہر وَقْت اپنے اوپر ذِکْرُ اللہ کو لازِم کرلو۔ اگر ایسا کرو گی تو کچھ بعید نہیں کہ تمہیں ایسی نعمتوں سے نوازا جائے کہ تم قابلِ رَشک ہو جاؤ۔" (عیون الحکایات، ۱/۱۶۸، ملتقطاً)

گدا بھی مُنتظر ہے خُلد میں نیکوں کی دعوت کا
خُدا دن خَیر سے لائے سَخی کے گھر ضِیافت کا

(حدائقِ بخشش، ص۳۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک نیک بندی نے جب اپنے دن رات اُس کی یاد میں بسر کیے، راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی، اسی کے لیے اپنی

www.dawateislami.net

خواہشات کو قُربان کیااور اپنے نَفْس کی مخالفت کی، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان پر اپنی رَحمتوں اور بَرکتوں کی کیسی بارش بَرسائی۔ وہ جُبہ جسے پہن کر حضرتِ سَیِّدَتُنا رابعہ عَدَوِیّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نوافل پڑھا کرتیں اور عبادت و رِیاضَت کرتی تھیں، اس کے بدلے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں ایسے بہترین لباس سے نوازا کہ جس کی خُوبصورتی نہ کسی نے دیکھی نہ سُنی، یہی نہیں بلکہ قیامت کے دن اس لِباس کے بدلے اَجرو ثواب بھی عَطا کیا جائے گا نیز مزید جنَّت کی اَبَدی نعمتیں بھی حاصل ہوں گی۔ یہ سب اِنعامات واِکرامات انہیں اس لیے ملے کہ وہ مومن تھیں اور اپنی ساری زِندگی نیکیوں میں بسر کی تھی۔ جو مومن زِندگی بھر نیک اَعمال کرتا رہے گا تو اس کے لیے جنّت کی بِشارت ہے۔ چُنانچہ

پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّساء، آیت نمبر 124 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىٕكَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ لَا یُظْلَمُوْنَ نَقِیْرًا ﴿۱۲۴﴾ (پارہ:۵، النساء:۱۲۴)	تَرجَمۂ کنز الایمان: اور جو کچھ بھلے کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان تو وہ جنّت میں داخل کئے جائیں گے اور انہیں تِل بھر نُقصان نہ دیا جائے گا۔

حکیمُ الاُمّت، حَضرتِ علامہ مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس آیتِ کریمہ کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں: جو بھی اِنسان مرد ہو یا عورت بقَدرِ طاقت عمل کرے نیک اور ہو وہ مومن صَحِیْحُ الْعَقِیْدہ اُس کی جزاء یہ ہے کہ وہ بعدِ قیامت جنّت میں جائے گا۔ مطابقِ اعمال اسے جنّت کا دَرجہ ملے گا اور ان پر تِل برابر بھی ظُلم نہ ہو گا کہ وہ ہوں تو بڑے دَرجہ کے مُستَحِق اور بِلا قُصور ان کا دَرجہ گھٹا کر انہیں اَدنیٰ دَرجہ میں داخل کر دیا جائے یہ ہر گز نہ ہو گا۔ (تفسیرِ نعیمی، ۵/۴۳۳)

www.dawateislami.net

میں ان کے دَر کا بِھکاری ہوں فضلِ مولیٰ سے
حسنؔ فقیر کا جنّت میں بِستَرا ہوگا

(ذوقِ نعت، ص۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اہلِ جنت نعمتوں کے مزے لیتے ہوئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ صَحِیْحُ الْعَقِیْدہ مومن کو اس کے اَعمال کی جزاء کے طور پر جنّت میں داخل کیا جائے گا اور اس کے اَعمال کے برابر اسے جنّت میں دَرَجہ ملے گا۔ قرآنِ پاک میں کئی مَقامات پر اہلِ جنّت کو ملنے والی نعمتوں کو بیان کیا گیا ہے۔ چُنانچہ ان نعمتوں کی مَنظَر کَشی کرتے ہوئے پارہ 27، سُوْرَۃُ الْوَاقِعہ کی آیت نمبر 15 تا آیت نمبر 24 میں اِرشاد ہوتا ہے:

عَلٰی سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿۱۵﴾ مُّتَّكِـِٕیْنَ عَلَیْهَا مُتَقٰبِلِیْنَ ﴿۱۶﴾
یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿۱۷﴾ بِاَكْوَابٍ
وَّ اَبَارِیْقَ ۙ وَ كَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ﴿۱۸﴾ لَّا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا
وَ لَا یُنْزِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ فَاكِهَةٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ ﴿۲۰﴾
وَ لَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ حُوْرٌ عِیْنٌ ﴿۲۲﴾
كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿۲۳﴾ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: (جنّتی لوگ) جڑاؤ تختوں پر ہوں گے، ان پر تکیہ لگائے ہوئے آمنے سامنے، ان کے گرد لئے پھریں گے ہمیشہ رہنے والے لڑکے، کوزے اور آفتابے اور جام آنکھوں کے سامنے بہتی شراب کے اس سے نہ اُنہیں دردِ سر ہو نہ ہوش میں فرق آئے اور میوے جو پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں اور بڑی آنکھ والیاں حوریں جیسے چُھپے رکھے ہوئے موتی، صلہ ان کے اعمال کا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے قرآنِ پاک کی ان مُبارک آیات میں اہلِ جنّت کو

www.dawateislami.net

دی جانے والی جنّتی نعمتوں کی کیسی منظر کشی کی گئی ہے؟ کہ اہلِ جنّت باغات میں آمنے سامنے تکیہ لگائے چین سے بیٹھے ہوں گے، ان کی خِدمت پر مامور غُلام چھلکتے جام، لَبالَب کُوزے، اور آفتابے اُٹھائے ان کے دائیں بائیں حکم کے مُنتَظِر ہوں گے، سامنے بہتی پاکیزہ شرابیں، مَن پسند غذائیں اور عُمدہ میووں سے ان کی تواضُع ہو گی، الغرض جنَّت میں اہلِ جنّت اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کے مزے لے رہے ہوں گے اور طرح طرح کی نعمتوں سے مُستَفید ہو رہے ہوں گے۔ یاد رکھئے! جنَّت میں ملنے والی کسی بھی نعمت کو دُنیا کی کسی بھی چیز سے اَدنٰی نِسبَت بھی حاصل نہیں ہے۔ جنَّت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے ملنے والے اِنعامات واِکرامات کا دُنیا میں مُیسَّر آنے والی اَشیاء سے کوئی بھی موازَنہ نہیں ہے۔

احادیثِ مُبارکہ:

آیئے "جنّت" کے 3 حُروف کی نِسبت سے جنَّت کے مُتعَلّق تین احادیثِ مُبارکہ سُنتے ہیں:

1۔ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں کہ جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سُنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر ان کا خطرہ گزرا۔ (مسلم، کتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها، ص: ۱۵۱۶، حدیث: ۲۸۲۴، بہارشریعت، ۱/۱۵۲)

2۔ "جنّت میں 100 درجے ہیں، ہر دو دَرَجوں میں آسمان و زمین جِتنا فاصلہ ہے اور فردَوس سب سے بُلند دَرَجہ ہے۔ اُس سے جنّت کے چار دریا بہہ رہے ہیں اور اُس کے اُوپر عَرش ہے، سو جب تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سُوال کرو تو فردوس کا سُوال کرو۔ (جامع الترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ماجاء فی ... الخ، الحدیث ۲۵۳۹، ج ۴، ص ۲۳۸)

3۔ "جنَّت کی اتنی جگہ جس میں کوڑا (دُرّہ) رکھ سکیں، دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب سے بہتر ہے۔ (بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی صفة الجنة وانها مخلوقة، ۲/۳۹۲، الحدیث: ۳۲۵۰، بہارشریعت، ۱/۱۵۳)

www.dawateislami.net

قسمت میں غمِ دُنیا، جنَّت کا قبالہ ہو
تقدیر میں لکھا ہو جنّت کا مزہ کرنا

(سامانِ بخشش، ص ۵٦)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی جنَّت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتوں کا دُنیا کی فانی چیزوں سے کوئی مُقابلہ نہیں۔ یقیناً عقلمند شَخْص وہی ہے جو جنّت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتوں کو اِس جہان کی فانی نعمتوں پر ترجیح دے اوران نعمتوں کے حُصُول کی کوشش کرے جو ہمیشہ رہنے والی ہیں۔ مگر افسوس! ہماری اَکثَرِیَّت اس بات سے غافل اور اپنی زِندگیوں کو اس فانی دُنیا کی عارضی رنگینیوں سے رنگنے میں مصرُوف و مَشغول ہے۔ یاد رکھئے! دُنیا اور اس کی رنگینیوں کی مثال اس سانپ کی طرح ہے جسے ہاتھ لگائیں تو نَرم و نازُک معلوم ہوتا ہے لیکن اس کا زہر جان لیوا ہوتا ہے۔ بالکل اِسی طرح یہ دُنیا بھی دیکھنے میں بہت ہی خُوشنما ہے لیکن حقیقت میں بہت تَباہ کُن اور ہلاکت خیز ہے۔ اس لیے دُنیا کی فکر چھوڑیئے اورآخرت بہتر بنانے پر توجُّہ دیجئے۔ موت سے پہلے جس قَدر ممکن ہو نیکیاں کرلیجئے۔ وَرنہ بوَقتِ نَزع پچھتانے کے سِوا کوئی چارہ نہ ہوگا۔ حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نیک اَعْمال کے طُفیل دُنیا بھی عَطا کردیتا ہے، مگر اَعمالِ دُنیوی کے ساتھ آخرت عطا نہیں کرتا۔ (الزھد لابن مبارک، باب ھوان الدنیا علی اللّٰہ، ص ١٩٣، حدیث: ٥٤٩، بتغیر قلیل، از منھاج العابدین ص ٤٥٧) لٰہذا اپنی عاقبت کو بہتر بنانے کی کوشش کیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے دُنیا بھی اچھی ہو گی، آخرت بھی سنور جائے گی اور جنّت کی لازوال نعمتیں بھی نصیب ہوں گی۔

ہم نے مانا کہ گناہوں کی نہیں حد لیکن!
تُو ہے ان کا تو حسنؔ تیری ہے جنّت تیری

(ذوقِ نعت، ص ١٥٦)

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً دُنیا کی محبّت اور مال وزَر کی خواہش سے بچ کر جنّت پانے کے لیے عمل کرنا اِنتہائی دُشوار مرحلہ ہے۔ لیکن اگر ہم آخرت میں ملنے والی آسانیوں، شادمانیوں اور آسائشوں پر نظر رکھیں گے تو یقیناً ہمارے لیے عمل کرنا آسان ہو گا۔ اس کو یُوں سمجھئے کہ اگر ہمارے سامنے 100 روپے اور ایک لاکھ روپے رکھے جائیں اور ان میں سے ایک کو لینے کا اِختیار دِیا جائے تو یقیناً ہم میں سے ہر شَخْص ایک لاکھ روپے پر ہی نظر رکھے گا اور ایک لاکھ روپے ہی لینا چاہے گا، 100 روپے کی طرف کوئی بھی عقلمند نظر اُٹھا کر بھی نہیں دیکھے گا۔ بالکل اسی طرح دُنْیا وَمَافِیْھا یعنی (دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے) اس کی مثال 100 روپے کے نوٹ جیسی ہے۔ جبکہ آخرت میں ملنے والے فائدے اور جنَّت میں ملنے والی نعمتیں تو ایسی ہیں جن کا کوئی مول ہی نہیں کیونکہ دُنیا کی عارضی نعمتوں کا جنَّت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتوں سے کوئی مُقابلہ ہی نہیں۔ اس لیے اس دُنیا کی فکر چھوڑیئے اور آخرت کمانے، نیکیوں میں دل لگانے اور جنَّت پانے کی کوشش کیجئے۔

مُفلسو! ان کی گلی میں جا پڑو!
باغِ خُلد اِکْرام ہو ہی جائے گا

(حدائقِ بخشش، ۴۱)

آیئے حُصُولِ ترغیب کے لیے "جنَّت کی چند بہاریں" سُنتے ہیں: چُنانچہ

جنت کی بہاریں:

اگر جنَّت کی کوئی ناخُن بھر چیز دُنیا میں ظاہر ہو تو تمام آسمان وزمین اُس سے آراستہ ہو جائیں اور اگر جنّتی کا کنگن ظاہر ہو تو سُورج کی روشنی مِٹادے، جیسے آفتاب ستاروں کی روشنی مِٹادیتا ہے۔ (سنن الترمذي"، كتاب صفة الجنة، باب ما جاء في صفة أهل الجنة، الحديث: ۲۵۴۷، ج۴، ص ۲۴۱، بہارشریعت، ۱/۱۵۳) اس (جنَّت) میں قِسم قِسم کے جَواہر کے محل ہیں، ایسے صاف وشفاف کہ اَندر کا حصّہ باہر سے اور باہر کا اَندر سے

دِکھائی دے۔ (الترغیب والترہیب"، کتاب صفة الجنة والنار، فصل في درجات الجنة وغرفها، الحدیث:۲۷، ج۴، ص ۲۸۱، بہارشریعت، ۱/۱۵۴) جنّت کی دِیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں اور مُشک کے گارے سے بنی ہیں۔ (مجمع الزوائد"، کتاب أهل الجنة، باب في بناء الجنة وصفتها، الحدیث: ۱۸۶۴۲،ج۱۰، ص۷۳۲، بہارشریعت ۱/۱۵۴) ایک اِینٹ سونے کی،ایک چاندی کی، زَمین زَعفران کی، کنکریوں کی جگہ موتی اور یاقُوت۔(سنن الدارمي "،کتاب الرقائق، باب في بناء الجنة، الحدیث: ۲۸۲۱،ج ۲، ص ۴۲۹) ایک اور روایت میں ہے کہ جنّتِ عَدن کی ایک اِینٹ سفید موتی کی ہے، ایک یاقُوتِ سُرخ کی، ایک زَبرَجد سبز کی، مُشک کا گارا ہے اور گھاس کی جگہ زَعفران ہے، موتی کی کنکریاں، عَنبر کی مٹی ہے۔(الترغیب والترہیب"،کتاب صفة الجنة والنار، الترغیب في الجنة ونعیمها، الحدیث:۳۳،ج۴،ص ۲۸۳، بہارشریعت، ۱/۱۵۴)

جنّت کے دَریا:

جنّت میں چار دَریا ہیں ایک پانی کا، دُوسرا دُودھ کا، تیسرا شہد کا، چوتھا شَراب کا، پھر اِن سے نہریں نکل کر ہر ایک کے مکان میں جاری ہیں۔ وہاں کی نہریں زمین کھود کر نہیں بلکہ زمین کے اُوپر رَواں ہیں، نہروں کا ایک کنارہ موتی کا، دُوسرا یاقُوت کا ہے اور اِن نہروں کی زمین خالِص مُشک کی ہے۔

(الترغیب والترہیب، کتاب صفة الجنة والنار، فصل فی انہار الجنة، الحدیث۵۷۳۴/۳۵، ج۴، ص۳۱۵، بہارشریعت ، ۱/۱۵۵)

وہاں کی شراب دُنیا کی سی نہیں جس میں بدبُو اور کڑواہٹ اور نَشہ ہوتا ہے اور پینے والے بے عَقل ہو جاتے ہیں، آپے سے باہر ہو کر بیہودہ بکتے ہیں، وہ پاک شراب اِن سب باتوں سے پاک و منزَّہ ہے۔

(''تفسیر ابن کثیر''ج۷، ص ۲۸۹ ، بہارشریعت، ۱/۱۵۵)

جنّت کے کھانے:

جنّت میں ہر قسم کے لذیذ سے لذیذ کھانے ملیں گے، جو چاہیں گے فوراً اُن کے سامنے موجُود

www.dawateislami.net

ہو گا۔(تفسیرابن کثیر"،ج۷،ص۱۶۲، بہارشریعت، ۱/۱۵۵)اگر کسی پرند کو دیکھ کر اس کے گوشت کھانے کو جی ہو تو اُسی وَقت بُھنا ہوا اُن کے پاس آجائے گا(الترغیب والترھیب"،کتاب صفة الجنة والنار، الحدیث:۴۳،ج۴،ص ۲۹۲، بہارشریعت، ۱/۱۵۶)اگر پانی وغیرہ کی خواہش ہو(گی) تو کُوزے خُود ہاتھ میں آجائیں گے، ان میں ٹھیک اندازے کے مُوافِق پانی، دُودھ، شراب، شہد ہو گا کہ ان کی خواہش سے (نہ تو)ایک قطرہ کم(ہوگا اور) نہ زِیادہ، بعد پینے کے (وہ کُوزے) خُود بخود جہاں سے آئے تھے چلے جائیں گے۔(الترغیب والترھیب"،کتاب صفة الجنة والنار، الحدیث:۶۶،ج۴،ص ۲۹۰، بہارشریعت، ۱/۱۵۶) ایک خُوشبو دار فرحت بخش ڈکار آئے گی، خُوشبودار فرحت بخش پسینہ نکلے گا، سب کھانا ہضم ہو جائے گا اور ڈکار اور پسینے سے مُشک کی خُوشبو نکلے گی۔(صحیح مسلم"، کتاب الجنة وصفة نعیمها وأهلها، باب في صفة الجنة ... إلخ، الحدیث: ۲۸۳۵، ص ۱۵۲ ملخصاً، بہارشریعت، ۱/۱۵۶)

خُدّام وغِلمان کی کثرت:

کم سے کم ہر شَخْص کے سرہانے دَس ہزار(10,000) خادِم کھڑے ہوں گے، خادِموں میں ہر ایک کے ایک ہاتھ میں چاندی کا پیالہ ہو گا اور دوسرے ہاتھ میں سونے کا اور ہر پیالے میں نئے نئے رَنگ کی نعمت ہو گی(الترغیب والترھیب"،کتاب صفة الجنة والنار، الحدیث: ۷۰،ج۴،ص ۲۹۱، بہارشریعت، ۱/۱۵۷) جتنا کھاتا جائے گا لذَّت میں کمی نہ ہو گی بلکہ زِیادتی ہو گی، ہر نوالے میں 70 مزے ہوں گے، ہر مزہ دوسرے سے ممتاز، وہ مَعاً(ایک ساتھ) محسوس ہوں گے، ایک کا احساس دوسرے سے رُکاوَٹ نہ ہو گا، جنّتیوں کے نہ لباس پُرانے پڑیں گے، نہ ان کی جوانی فنا ہو گی۔(صحیح مسلم"،کتاب الجنة وصفة نعیمها وأهلها، باب في دوام نعیم أهل... إلخ، الحدیث: ۲۸۳۶، ص ۱۵۲۱، بہارشریعت، ۱/۱۵۷)

جنت کے بازار اور دیدارِ ربِّ غفّار:

جنَّت میں نیند نہیں(کیوں) کہ نیند ایک قسم کی موت ہے (معجم اوسط، ۱/۲۶۶، حدیث: ۹۱۹)اور

www.dawateislami.net

جنّت میں موت نہیں۔ جنّتی جب جنّت میں جائیں گے ہر ایک اپنے اَعمال کی مقدار سے مرتبہ پائے گا اور اُس کے فضل کی حد نہیں۔ اُنہیں دُنیا کے ایک ہفتہ کی مقدار کے بعد اِجازت دی جائے گی کہ اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی زِیارت کریں، عرشِ الٰہی ظاہر ہو گا اور ربّ (عَزَّوَجَلَّ) جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ میں تجلی فرمائے گا اور جنّتیوں کے لیے منبر بچھائے جائیں گے، نُور کے منبر، موتی کے منبر، یاقُوت کے منبر، زَبرجد کے منبر، سونے کے منبر، چاندی کے منبر اور اُن میں کا اَدنیٰ مُشک و کافُور کے ٹیلے پر بیٹھے گا اور اُن میں اَدنیٰ کوئی نہیں، اپنے گُمان میں کُرسی والوں کو کچھ اپنے سے بڑھ کر نہ سمجھیں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دِیدار ایسا صاف ہو گا جیسے آفتاب اور چودھویں رات کے چاند کو ہر ایک اپنی اپنی جگہ سے دیکھتا ہے کہ ایک کا دیکھنا دوسرے کے لیے مانِع (رُکاوٹ) نہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر ایک پر تجلّی فرمائے گا ان میں سے کسی کو فرمائے گا: اے فُلاں بِن فُلاں! تجھے یاد ہے، جِس دن تُو نے ایسا ایسا کیا تھا...؟! دُنیا کے بعض مَعاصی یعنی گناہ یاد دِلائے گا، بندہ عرض کرے گا: یارَبّ عَزَّوَجَلَّ! کیا تُو نے مجھے بخش نہ دیا؟ فرمائے گا: ہاں! میری مَغفِرت کی وُسعت ہی کی وجہ سے تُو اِس مرتبے کو پہنچا، وہ سب اِسی حالت میں ہوں گے کہ اَبر چھائے گا اور اُن پر خُوشبُو برسائے گا کہ اُس کی سی خُوشبُو اُن لوگوں نے کبھی نہ پائی تھی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا کہ جاؤ اُس کی طرف جو میں نے تُمہارے لئے عزّت تیّار کر رکھی ہے، جو چاہو لو، پھر لوگ ایک بازار میں جائیں گے جِسے ملائکہ گھیرے ہوئے ہیں۔ اُس میں وہ چیزیں ہوں گی کہ اُن کی مِثل نہ آنکھوں نے دیکھی نہ کانوں نے سُنی اور نہ ہی قُلوب پر اُن کا خطرہ گزرا۔ اُس میں سے جو چیز چاہیں گے اُن کے ساتھ کر دی جائے گی اور خرید و فروخت نہ ہو گی، جنّتی اُس بازار میں باہم ملیں گے۔ چھوٹے مرتبے والا بڑے مرتبے والے کو دیکھے گا، اُس کا لِباس پسند کرے گا، ہنُوز (ہُ۔نُوز) یعنی ابھی گفتگو ختم بھی نہ ہو گی کہ خیال کرے گا کہ میرا لباس اِس سے اچھا ہے اور یہ اِس وجہ سے ہے کہ جنّت میں کسی کے لیے غم نہیں۔ پھر وہاں سے اپنے اپنے مکانوں کو واپس آئیں گے۔ اُن کی بیبیاں

www.dawateislami.net

(بیویاں) اِستقبال کریں گی، مُبارکباد دے کر کہیں گی کہ آپ واپس ہوئے اورآپ کا جَمال اُس سے بہت زائِد ہے کہ ہمارے پاس سے آپ گئے تھے، جواب دیں گے کہ پَروَردگار عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور ہمیں بیٹھنا نصیب ہوا تو ہمیں ایسا ہی ہو جانا سَزاوار تھا۔("سنن الترمذي"، كتاب صفة الجنة، باب ما جاء في سوق الجنة، الحديث: ۲۵۵۸، ج۴، ص۲۴۶، بہارِشریعت، ۱/۱۶۰) جَنّتی باہم ملنا چاہیں گے تو ایک کا تَخْت دُوسرے کے پاس چلا جائے گا("الترغيب والترهيب"، كتاب صفة الجنة والنار، الحديث: ۱۱۵، ج۴، ص۳۰۴، بہارِشریعت، ۱/۱۶۲)اور ایک رِوَایَت میں ہے کہ اِن کے پاس نہایت اَعْلیٰ درجے کی سُوَارِیاں اور گھوڑے لائے جائیں گے اوراُن پر سُوَار ہو کر جہاں چاہیں گے، جائیں گے۔("سنن الترمذي"، كتاب صفة الجنة،باب ماجاء فيصفة خيل الجنة، الحديث: ۲۵۵۳، ج۴، ص۲۴۴. بہارِشریعت، ۱/۱۶۲)سب سے کم دَرَجے کا جو جنّتی ہے، اُس کے باغات اور بیبیاں اور نَعِیم وخُدّام اور تخت ہزار (1000) برس کی مسافَت تک ہوں گے اور اُن میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب میں مُعَزَّز وہ ہے جو اللہ تَعالٰی کے وَجْہِ کریم کے دِیدار سے ہر صُبح وشام مشرّف ہو گا۔("سنن الترمذي"، كتاب صفة الجنة، باب منه، الحديث: ۲۵۶۲، ج۴، ص۲۴۹، بہارِشریعت، ۱/۱۶۲) جب جَنّتی جَنّت میں جائیں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن سے فرمائے گا: "کچھ اور چاہتے ہو جو تم کو دُوں" عرض کریں گے: تُو نے ہمارے مُنہ روشن کئے، جَنّت میں داخِل کیا، جہنّم سے نَجات دِی، اُس وَقْت پردہ کہ مخلوق پر تھا، اُٹھ جائے گا تو دیدارِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے بڑھ کر اُنہیں کوئی چیز نہ ملی ہو گی۔(صحيح المسلم، كتاب الإيمان، باب إثبات رؤية المؤمنين في الآخرة... إلخ، ص۱۱۰، الحديث: ۱۸۱، بہارِشریعت، ۱/۱۶۲)

عَفْو کر اور سَدا کے لیے راضی ہو جا!
گر کرم کر دے تو جنّت میں رہوں گا یا رَبّ!

(وسائلِ بخشش، ص۸۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

جنّت کے لیے کوشش کریں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اَہلِ جنّت کیسی کیسی اَعْلیٰ نعمتوں سے بہرہ یاب ہوں گے؟ ہمیشہ کی زِندگی ملنے کے ساتھ، خُوشبودار مشرُوب، موتیوں کے خیمے، شہد و شراب کی نہروں کے کنارے لگے منبر، ان پہ لگے ہوئے اَعْلیٰ قسم کے جنّتی گاؤ تکیے، آنکھوں کو خِیرہ کردینے والے موتیوں سے مرصَّع تاج، اِرد گرد جنّتی خُدّام و غلمان کا ہجوم، ہر قسم کی فکروں سے بے نیاز ہو کر اہلِ جنّت اپنے اَعْمال کی جزاء کے بدلے میں ربّ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں سے لُطف اَندوز ہو رہے ہوں گے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی ان عالیشان نعمتوں کو پانے کی کوشش میں لگ جائیں، حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: یقیناً تعجُّب ہے ایسے شَخْص پر جو جنّت جیسے عالیشان مکان کے ہونے پر ایمان رکھتا ہو، اس کی تعریفوں کو سچا جانتا ہو اور اس بات کا کامل یقین رکھتا ہو کہ اس میں رہنے والے کبھی بھی موت سے ہمکنار نہیں ہوں گے، (اسے پتہ ہو کہ) جو اس (گھر) میں آجائے گا اسے دُکھ دَرد نہیں ستائیں گے، اس میں رہنے والوں پر کبھی بھی تغیُّر نہیں آئے گا اور وہ ہمیشہ اَمن و سُکون سے رہیں گے، یہ سب جاننے کے باوُجود بھی وہ ایسے گھر میں دل لگاتا ہو جو آخر کار اُجڑنے والا ہے، جس کا عیش زوال پزیر (ختم ہونے والا) ہے، خُدا کی قسم! اگر جنّت میں صِرف موت سے بے خوفی ہوتی، اِنسان بُھوک، پیاس اور تمام حوادِثات سے بے خوف ہی رہ سکتا اور دیگر اِنعامات نہ ہوتے تب بھی وہ جنّت اس لائق تھی کہ اس کے لیے دُنیا کو چھوڑ دیا جائے اور اس پر ایسی چیز کو ترجیح نہ دی جاتی جو لُٹ جانیوالی اور مِٹ جانیوالی ہے چہ جائیکہ جنّت میں رہنے والے بے خوف بادشاہوں کی طرح ہوں، رَنگا رنگ مسرتوں، راحتوں سے ہمکنار ہوں، ہر خواہش کو پانے والے ہوں، ہر روز عرشِ اَعْظَم کے قُرب میں جانے والے ہوں، رَبِّ ذُوالْمِنَن (اِحْسان فرمانے والے رَبّ) کا دیدار کرنے والے ہوں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو ایسی بے مثال

www.dawateislami.net

نگاہوں سے دیکھنے والے ہوں کہ جس نگاہ سے وہ جنّت کی نعمتوں کو نہیں دیکھا کرتے تھے، وہ ان نعمتوں سے پھرنے والے نہ ہوں، ہمیشہ اِنہی نعمتوں میں رہیں، اور ان کے زَوال سے امن میں ہوں۔ (مکاشفة القلوب، ص ۲۴۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کس قَدَر حیرت بالائے حَیرت ہے کہ اگر ہمارا کوئی پڑوسی یا عزیز بُلند و بالا کوٹھی تیّار کرلے یا بہترین کار (CAR) خریدے یا کسی بھی صُورت اپنی دُنیاوی آسائش کا معیار بُلند کرلے تو ہم فوراً اُس سے آگے بڑھنے کی جُستجو میں مگن ہو جاتے ہیں، ایک دُھن سی لگ جاتی ہے۔ لیکن ہائے افسوس! کہ ہم مُتّقی و پرہیز گار بندوں کو دیکھ کر یہ تمنّا کیوں نہیں کرتے کہ جس طرح یہ جَنّت کے دَرَجوں کی بُلندی کی طرف بڑھ رہا ہے، میں بھی اسی طرح کوشش کروں، میں بھی نمازِ باجماعت کا پابند بنوں، تلاوت کروں، سُنّتوں کا پیکر بنُوں، مَدَنی اِنعامات کا عامل و مَدَنی قافلوں میں سفر کا پابند بنوں، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت کروں۔ یاد رکھئے! جس طرح ظاہِری عبادات و حُسنِ اَخلاق کے اِعتِبار سے لوگوں کو مُختلف دَرَجوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اسی طرح اَجر و ثواب کے دَرَجوں کی بھی تقسیم ہے، لہٰذا اگر ہم سب سے اَعلیٰ دَرَجہ حاصل کرنے کی تَمنّا رکھتے ہیں تو اس کے لئے بھرپُور کوشش کرنی ہوگی۔ چُنانچہ پارہ 4 سُورَۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 133 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَسَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۳۳﴾	تَرجَمۂ کنزالایمان: اور دوڑو اپنے ربّ کی بخشش اور ایسی جنّت کی طرف جس کی چوڑان (یعنی چوڑائی) میں سب آسمان و زمین آجائیں، پرہیزگاروں کے لئے تیار رکھی ہے۔

صَدرُالاَفاضل مولانا مفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدّین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: دوڑو سے مراد توبہ، اَدائے فرائض وطاعات و اِخلاص والے عمل اختیار کرکے (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی

www.dawateislami.net

بارگاہ میں اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہوئے، فرائض مثلاً نماز و روزہ وغیرہ اور دیگر اَحکاماتِ شرعیّہ پر اِخلاص کے ساتھ عَمَل کے ذَرِیعے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بخشش اور جنّت کی طرف دوڑو کہ یہ راستے جنّت کی طرف لے جاتے ہیں)

کل نارِ جہنّم سے حسنؔ امن و اماں ہو
اس مالکِ فردوس پہ صدقے ہوں جو ہم آج

(ذوقِ نعت، ص۷۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ نیک اَعْمال کو جنّت تک پہنچنے کے راستے قرار دیا گیا ہے اور یقیناً ہم میں سے ہر ایک کی یہ خواہش ہو گی کہ جنّت کی عالیشان نعمتوں اور اس کے باغات کی سیر سے ہم مُستفید ہوں، تو یاد رکھئے! کہ نیک اعمال جنّت تک پہنچانے کے لیے پُل کا کردار اَدا کرتے ہیں۔ تو ہمیں بھی نیک اَعْمال کی کثرت کرنی چاہیے!

نوافل کی کثرت:

منقول ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا اَزہر بن مُغِیث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جو کہ نہایت عبادت گزار تھے، فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں ایک ایسی عورت کو دیکھا جو دُنیا کی عورتوں کی طرح نہ تھی۔ تو میں نے اُس سے پُوچھا کہ تم کون ہو؟ اُس نے جواب دیا: "میں جنّت کی حُور ہوں" یہ سُن کر میں نے اُس سے کہا: میرے ساتھ شادی کرلو، اُس نے کہا: میرے مالک کے پاس شادی کا پیغام بھیج دو اور میرا مہرادا کردو میں نے پُوچھا: تمہارا مہر کیا ہے؟ تو اُس نے کہا: رات میں دیر تک نماز پڑھنا۔ المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح ۱۸۷، (جنّت میں لے جانے والے اعمال، ص۱۴۸)

وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنّت کا
ہم مُفلِس کیا مول چُکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۸۶)

www.dawateislami.net

اِستِغفار کی فضیلت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِشراق، چاشت اور تہجُّد کے نوافل اَدا کیجئے اور خُود کو جنّت کا حقدار بنایئے۔ تھوڑی سی زَبان چلایئے، **اَسْتَغْفِرُ اللہَ الْعَظِیْم** زَبان پر لایئے اور جنّت کی حُوریں پایئے۔ چُنانچہ ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 40 سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی۔ ایک بار دُعا کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ ! تیری رَحمت سے مجھے جو کچھ جنّت میں ملنے والا ہے اس کی کوئی جھلک دنیا میں بھی دکھادے۔ ابھی دُعا جاری تھی کہ یک دَم محراب شَق ہوئی اور اس میں سے ایک حسینہ و جمیلہ حُور بر آمد ہوئی، اُس نے کہا کہ تجھے جنّت میں مجھ جیسی 100 حُوریں عنایت کی جائیں گی، جن میں ہر ایک کی 100،100 خادِمائیں اور ہر خادِمہ کی 100,100 کنیزیں ہونگی اور ہر کنیز پر 100,100 ناظِمائیں (یعنی اِنتِظام کرنے والیاں) ہونگی۔ یہ سُن کر وہ بُزُرگ خوشی کے مارے جھوم اُٹھے اور سُوال کیا: کیا کسی کو جنّت میں مجھ سے زِیادہ بھی ملے گا؟ جواب ملا: اِتنا تو ہر اُس عام جنّتی کو ملے گا جو صُبح و شام **اَسْتَغْفِرُ اللہَ الْعَظِیْم** پڑھ لیا کرتا ہے۔

(رَوْضُ الرَّیاحِین ص ۵۵، از غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۹۸)

یہ مرحمتیں کہ کچی متیں، نہ چھوڑیں لتیں، نہ اپنی گتیں
قُصُور کریں اور ان سے بھریں قُصُورِ جناں تمہارے لیے

(حدائقِ بخشش، ص ۳۵۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہر وہ شَخْص جو صبح و شام اِستغفار پڑھے گا تو اسے جنّتی حوریں ملیں گی۔ اسی طرح جنت میں داخلے اور وہاں اَعلیٰ مراتِب پانے کا ذریعہ بننے والے اعمال میں سے ایک عمل **سلام کو عام کرنا** اور **کھانا کھلانا** ہے، **سلام کو عام کرنے** اور دوسروں کو اپنے خوانِ جُود (اپنے

پاس) سے کچھ نہ کچھ عطا کرتے رہنے کی عادت بنانے سے جہاں انسان کے وَقار کو چار چاند لگتے ہیں، وہیں ایسا شَخْص ان خُوش نصیبوں میں بھی شامل ہو جاتا ہے جن کے لیے جنّت کی نوید (یعنی خوشخبری) ہے۔ چُنانچہ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: **سَلام کو عام کرو اور کھانا کھلاؤ جنّت میں داخل ہو جاؤ گے۔**"

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب افشاء السلام، حدیث ۴۸۹، ج۱، ص ۳۵۶)

سُنّتیں اپنا کے حاصل بھائیو! رَحمتِ مولیٰ سے جنَّت کیجئے!

(وسائلِ بخشش، ص ۵۰۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسی طرح قُدرت ہونے کے باوُجود **بدلہ نہ لینا** بھی ایسا عمل ہے کہ اس سے نہ صِرف **محبتوں** کے رشتے قائم و دائم رہتے ہیں بلکہ روزِ قِیامت عزتوں کی معراج بھی نصیب ہو گی۔ حدیثِ پاک میں ہے: "جو بدلہ لینے پر قادر ہونے کے باوُجود **غُصّہ پی** لے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے لوگوں کے سامنے بُلائے گا تاکہ اس کو اِختیار دے کہ **جنَّت** کی حُوروں میں سے جسے چاہے پسند کر لے۔" (ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الحلم، حدیث ۴۱۸۶، ج۴، ص ۴۶۲) یقیناً کل قِیامت کے سخت آزمائش والے دن میں جب کسی کو بُلا کے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اِنْعامات واِکْرامات سے نوازے اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے۔

بِلا حساب ہو جنّت میں داخِلہ یاربّ! پڑوس خُلد میں سَرور کا ہو عَطا یاربّ!

(وسائلِ بخشش، ص ۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسی طرح نیکیاں بڑھانے اور آخرت کا ثواب کمانے کیلئے **قرآنِ پاک کی تلاوت** کی بھی عادت بنانی چاہیے، یقیناً اس کے سبب جہاں رحمتوں اور برکتوں کے دروازے کُھلتے ہیں وہیں حدیثِ پاک میں جنّت کے اَعلیٰ مرتبے پانے کی نوید بھی ہے۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: "قرآن پڑھنے

www.dawateislami.net

والے سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور جنّت کے دَرَجات طے کرتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تُو دُنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا تُو جہاں آخری آیت پڑھے گا وہیں تیرا ٹھکانا ہوگا۔'' (سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب استحباب الترتیل فی القراءۃ، حدیث ۱۴۶۴، ج ۲، ص ۱۰۴)

شاد ہے فردوس یعنی ایک دن
قسمتِ خُدام ہو ہی جائے گا

(حدائقِ بخشش، ص ۴۰)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ دُنیا میں ٹھہر ٹھہر کر دُرُست طریقے سے قرآنِ پاک پڑھنے والے کے وارے ہی نیارے ہیں۔ ایسے شَخْص سے کہا جائے گا کہ قُرآن پڑھتے جاؤ اور جنّت میں اپنے بُلند مراتب بڑھاتے جاؤ، اس لیے ہمیں بھی زِیادہ سے زِیادہ قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جو اسلامی بھائی دُرُست تَلَفُّظ کے ساتھ قرآنِ پاک پڑھنا نہیں جانتے ان کی خدمت میں مَدَنی اِلتجاء ہے کہ آج ہی دُرُست قرآنِ پاک سیکھنے کے لیے کمربستہ ہو جائیے، اس کا بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے تَحت مُختلف جگہوں پر ہونے والے پورے ماہِ رمضان و آخری عشرے کے اِجتماعی اِعتکاف میں شریک ہونا بھی ہے۔

اعتکاف کی ترغیب:

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے جہاں اس مقدّس مہینے کے آخری عشرے کا اِعتکاف کرنے کی سعادت ملے گی، وہیں علمِ دین کا ڈھیروں ڈھیر ذَخیرہ حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ قرآنِ پاک صحیح تَلَفُّظ سے پڑھنا بھی سیکھ جائیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اِعتکاف کے بے شُمار فضائل ہیں، چُنانچہ مدینے کا تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ گوہر نشان ہے: جو شَخْص اللہ عَزَّوَجَلَّ

www.dawateislami.net

کی رِضا و خُوشنودی کیلئے ایک دن کا اِعتِکاف کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے اور جہنّم کے درمیان 3 خَندقیں حائل کردے گا جن کی مسافَت مشرِق و مغرِب کے فاصلے سے بھی زِیادہ ہو گی۔" (الدرالمنثور ج ۱ ص ۴۸۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجیے! کہ جو شَخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل کرنے کے لیے ایک دن کا اِعتِکاف کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے اور جَہنَّم کے درمیان 3 خَندقیں حائل کر دے گا تو جو شَخص رَمضانُ المبارَک کے آخری عشرے میں اِعتِکاف کرے گا اسے کیسے کیسے اِنعامات و اِکرامات سے نوازا جائے گا، کیونکہ رَمضان میں تو نیکیوں کا ثواب کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔ اس لیے زِندگی کے اس موقع سے فائدہ اُٹھایئے اور رَمضانُ المبارَک کے آخری عشرے میں سُنَّت اعتکاف کے لیے تیار ہو جایئے۔ بلکہ آج ہی سے اِعتِکاف کرنے کی سعادت حاصل کیجئے اور ثوابِ عظیم کے حق دار بن جایئے!

رحمتیں لوٹنے کے لیے آؤ تم مَدَنی ماحول میں کر لو تم اِعتِکاف
سُنَّتیں سیکھنے کے لیے آؤ تم مَدَنی ماحول میں کر لو تم اِعتِکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے جنَّت کی بہاروں کے مُتعلّق ایمان افروز بیان سُنا۔ جنَّت کیسی ہو گی؟ اس کی زمین کیسی ہو گی؟ اس میں دَریا کیسے ہوں گے؟ اس کی حُوروں کا حُلیہ کیا ہو گا؟ اس میں مٹی کیسی ہو گی؟ در و دِیوار کس چیز کے ہوں گے؟ اہلِ جنَّت کے لیے محلّات کیسے بنائے گئے ہیں؟ الغرض جنَّت میں پائی جانے والی نعمتوں کے مُتعلّق ہم نے جانا۔ ہمارے دل میں بھی یقیناً جنَّت کے عالی مَقام پانے کی خواہشات مچلنے لگی ہوں گی۔ یقیناً ہم بھی ان عالیشان نعمتوں سے سرفراز ہو سکتے ہیں، شَرط صِرف اتنی ہے کہ ہم اِخلاص واِستقامت کے ساتھ جنَّت میں لے جانے والے اَعمال کرتے رہیں۔ اس کے لیے سب سے پہلے اپنے دل میں خوفِ خُدا پیدا کرنا ہو گا۔ کیونکہ جب تک یہ نعمتِ عُظمیٰ حاصل نہ

ہوگی تو گناہوں سے نَفرت اور نیکیوں سے محبّت نہیں ہوسکے گی۔ عبادات کی بجاآوری اور مَنْہِیّات (ممنوع چیزوں) سے باز رہنے کا عظیم ذَرِیعہ خوفِ خُدا ہے۔ خوفِ خدا پیدا کرنے کا ایک بہترین طریقہ یہ بھی ہے کہ ہم خوفِ خُدا سے مُتَعَلِّق قرآنی آیات، احادیثِ طیّبہ اور بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کے اَقْوال و اَحْوال کا مطالَعہ کریں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے ہم میں بھی خوفِ خُدا پیدا ہونے کے ساتھ فکرِ آخرت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بھی بنے گا۔

کتاب کا تعارُف:

اس مقصد کی تکمیل کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 160 صفحات پر مشتمل کتاب ''خوفِ خُدا'' کا مطالَعہ یقیناً مُفید ثابت ہوگا۔ اس کتاب میں کثیر آیات، احادیثِ مُبارکہ، بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کے واقعات اور ان کے فرمودات، خوفِ خدا کی اَہمیّت، خوفِ خُدا پیدا کرنے کے طریقے اور اس کی علامتوں کے ساتھ ساتھ دیگر بے شُمار مَدَنی پُھول جابجا اپنی خُوشبوئیں لُٹا رہے ہیں۔ خَوفِ خُدا کی اَہمیّت بڑھانے اور دل میں خوفِ خدا کی شمع جلانے کے لیے یہ کتاب بہت کار آمد ہے۔ آج ہی مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً حاصل فرما کر علم کے نُور سے اپنے قُلوب واَذہان کو مُنَوَّر فرمائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فَضِیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (مِشکاۃُ المصابیح، ج ا ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

www.dawateislami.net

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا

جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

ناخُن کاٹنے کے اہم مَدَنی پھول:

آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَه کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے ناخُن کاٹنے کے چند مدنی پُھول سُنتے ہیں: (1) جُمعہ کے دن ناخن کاٹنا مُستَحَب ہے۔ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمعہ کا اِنتظار نہ کیجئے (دُرِّمختارج۹ص۶۶۸) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مولٰینا امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: منقول ہے: جو جُمعہ کے روز ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو دوسرے جُمعے تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمعہ کے دن ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) تو رحمت آئیگی اور گناہ جائیں گے۔(دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتَار ج ۹ ص ۶۶۸، بہارِشریعت حصّہ ۱۶ ص ۲۲۵، ۲۲۶) (2) ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔اب آخر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے۔ (دُرِّمُختار ج ۹ ص ۶۷۰، اِحیاءُ الْعُلُوم ج ۱ ص ۱۹۳) (3) پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چھنگلیاں سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔(اَیضاً) (4) جَنابت کی حالت (یعنی غُسل فرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مکروہ ہے۔(عالَمگیری ج ۵ ص ۳۵۸) (5) دانت سے ناخن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے برص یعنی کوڑھ کے مرض کا اندیشہ ہے۔(اَیضاً) (6) ناخُن

www.dawateislami.net

کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے اور اگر ان کو پھینک دیں تو بھی حَرَج نہیں۔(اَیضاً)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب ''سُنّتیں اور آداب'' ھدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔(101 مَدَنی پھول، ص ۲۷)

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروَردگار
سنّتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار

(وسائلِ بخشش، ص ۶۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

شبِ جمعہ کا دُرُود: (1) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزُرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (اَفضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السَّادات ص ۱۵۱ ملخصًا)

(2) تمام گناہ معاف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُود پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔(اَیضاً ص ۶۵)

www.dawateislami.net

(3)رحمت کے سترّ دروازے صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔(اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۲۷۷)

(4)چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت احمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔(اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السّادات ص)

(5)قُربِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے اسے اپنے اور صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بٹھالیا۔ اس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔(اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۱۲۵)

(6)دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافعِ اُمم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعظّم ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱)

(1)ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: اس دُرُود پاک کو پڑھنے والے کیلئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔

www.dawateislami.net

(مَجْمَعُ الزَّوَائِد ج ص حدیث)

(2)ہر رات عبادت میں گزارنے کا آسان نسخہ

غَرائِبُ القُراٰن ص187 پر ایک رِوایَت نَقل کی گئی ہے کہ جو شخص رات میں یہ دُعاء 3 مرتبہ پڑھ لے گا تو اُس نے گویاشَبِ قَدر کو پالیا۔لہٰذا ہر رات اِس دُعاء کو پڑھ لینا چاہیئے۔

دُعا یہ ہے: **لَآ اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ،سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔**

(یعنی خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عبادت کے لائِق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے)

(فیضانِ سُنّت ج اوّل، ص1163، 1164)